© rasailojaraid.com

اُردو زبان کی ترویج میں علمائے کرام کا حصّہ

از ڈاکٹر محمد ایوب قادری

راہِ نجات

اور

اُس کا مصنّف

ہمارے ملک کے مشہور محقق اور سکالر برادر مکرم جناب ڈاکٹر محمد ایوب قادری کراچی نے اردو ادب میں علمائے کرام کی خدمات کے موضوع پر پی ایچ ڈی کیا ہے اس گراں قدر تحقیقی کام کے بعض حصے انہوں نے الحق کو عنایت فرمائے ہیں اس سلسلہ کی ایک قسط سید احمد شہید کے نام سے شائع ہوئی ہے اب دوسری قسط پیش خدمت ہے امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی اس حق نوازی سے نوازتے رہیں گے۔ (ادارہ)

اردو زبان کا یہ مختصر سا رسالہ ہے جو نہایت مقبول رہا ہے اس میں اسلام کے پانچ ارکان کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے ضروری مسائل اختصار کے ساتھ سادہ سلیس زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مصنّف کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کتاب پر بحیثیت مصنف ۱۔ شاہ رفیع الدین ۲۔ شاہ عبدالعزیز ۳۔ مولوی حافظ محمد علی پانی پتی کا نام چھپتا رہا ہے۔ کبھی کبھی مصنّف کے نام کے بغیر بھی یہ رسالہ طبع ہوا ہے[1]

۱۔ شاہ رفیع الدین

شاہ رفیع الدین کے نام سے مطبع مصطفائی لکھنؤ سے مندرجہ ذیل چار ایڈیشن شائع ہوئے۔

۱۔ سنہ ۱۲۵۶ھ ۱۸۴۰ء ۲۔ ۱۲۵۸ھ ۱۸۴۲ء ۳۔ ۱۲۶۰ھ ۱۸۴۴ء ۴۔ جمادی الآخری ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء

خاتمۃ الطبع کی عبارت اس طرح ہے جس میں مصنّف کے نام کی صراحت کی گئی ہے[2]

---

[1] مطبع محمدی لکھنؤ ۱۸۵۲ء، مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۵ھ ۱۸۸۷ء، مطبع رزاقی کانپور ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء، مطبع افتخار دہلی بغیر سن طباعت اور مطبع اہل سنت لاہور بغیر سن طباعت۔ راہ نجات کے نسخے ہماری نظر سے گذرے جن پر مؤلف کا نام نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"شکر خدا کا کہ چھپنا مختصر بزرگ صفات یعنی رسالہ راہ نجات تصنیف حضرت مولانا رفیع الدین دہلوی مبرور کا بیچ مطبع مصطفائی کے۔ کہ شہر لکھنؤ محلہ محمود نگر میں واقع ہے۔ تاریخ بیسویں شہر جمادی الثانی ۱۲۷۲ ہجری کو محمد عبد الہادی خاں خلف الرشید محمد مصطفٰے خاں ابن حاجی محمد روشن خاں مرحوم کے اہتمام سے اختتام کو پہنچا۔"

اخبار لائبریری رام پور میں راہ نجات کا ایک خطی نسخہ جس پر بحیثیت مصنف شاہ رفیع الدین کا نام ہے کاتب کا نام اور سن کتابت درج نہیں ہے۔ اس طرح ہے[۵]

" شکر خدا کا کہ رسالہ راہ نجات حضرت مولانا رفیع الدین دہلوی کا تمام ہوا۔"

یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات مثلاً مؤلف "حدائق الحنفیہ" پیر مرتضیٰ خاں رام پوری ۱۸۸۰ء اور مولوی محمد شفیع مرحوم وغیرہ نے رسالہ راہ نجات کو شاہ رفیع الدین کی تصنیف قرار دیا ہے۔

بلکہ سر سید احمد خان نے بھی اس رسالہ کو شاہ رفیع الدین یا شاہ عبد القادر کی تصنیف گمان کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جامع مسجد دہلی کے پیش امام سید محمد بخاری ف ۱۸۹۹ء کو ۱۸۸۷ء میں ایک خط لکھا ہے اور اس میں ایسا خیال ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

" دو رسالے مسمی راہ نجات اور حقیقتہ الصلوٰۃ مدت ہوئی کہ میں نے دیکھے تھے اور میں خیال کرتا ہوں کہ دونوں رسالے اردو زبان میں مولوی رفیع الدین یا مولوی عبد القادر صاحب کی تصنیف تھے بالفعل جو رسالے از نام راہ نجات وحقیقتہ الصلوٰۃ متعدد چھاپہ خانوں میں چھپے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ دونوں رسالے آیا درحقیقت مولوی رفیع الدین صاحب کی تصنیف سے تھے یا مجھے غلط خیال ہے۔ اور اگر تھے تو وہی ہیں جو چھاپہ ہوئے ہیں یا اور کوئی ہیں۔"

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد مصطفائی پریس منتقل ہو گیا اور ایک شاخ نظامی پریس کے نام سے کانپور میں بھی قائم ہوا۔ اور اس کے مالک و مختار مصطفٰے خاں (۱۲۵۹ھ ۱۸۴۲ء) کے چھوٹے بھائی اور تربیت یافتہ عبد الرحمٰن ابن حاجی روشن خاں قرار پاتے۔ بعد ازاں مطبع مصطفائی اور مطبع نظامی سے راہ نجات کے جو نسخے شائع ہوئے ان میں شاہ رفیع الدین کی بجائے مولوی حافظ محمد علی کا نام بحیثیت مصنف کے چھاپا گیا ہے جیسا کہ آگے ہم تفصیل سے بتائیں گے۔

۲۔ شاہ عبد العزیز: اسی طرح بعض مالکان مطابع نے راہ نجات کا مصنف شاہ عبد العزیز دہلوی گردانا ہے۔ چنانچہ راہ نجات کے مندرجہ ذیل مطبوعہ ایڈیشن ہماری نظر سے گذرے ہیں جن پر شاہ عبد العزیز کا نام بحیثیت مصنف طبع ہوا ہے :-

۱۔ مطبوعہ کلکتہ۔ (ٹائپ) قبل ۱۸۵۷ء ۲۔ مطبع اسلامی کلکتہ۔ (ٹائپ) قبل ۱۸۵۷ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ مطبوعہ مدراس (لنحو) سن طباعت ندارد ۴۔ مطبع انوار عظیم مدراس (لنحو) ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء

۵۔ مطبع معدن فیض مدراس (منظوم) ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء

اس کو جمال الدین الفت نے ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۶ء میں نظم کیا ہے۔

مطبع اسلامی کلکتہ کے نسخہ میں خاتمۃ الطبع کی عبارت اس طرح ہے[1]

"کہتے ہیں کہ یہ رسالہ تصنیفات سے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ کے ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سابق اس کے یہ رسالہ بارہا چھاپا گیا اور تمام فروخت میں پہنچا۔ بالفعل چونکہ کمیاب ہے اس واسطے خادم الطلبہ امیدوار رحمت بدرگاہ صمد سید محمد عفا اللہ عنہ نے واسطے فائدہ عام کے چھبیسویں رمضان المبارک روز جمعہ مطبع اسلامی میں متصل مسجد منشی غلام رحمٰن مرحوم کے چھپوایا۔"

مطبع انوار عظیم مدراس کے مطبوعہ نسخہ میں خاتمۃ الطبع کی عبارت اس طرح ہے[2]

"کہتے ہیں کہ یہ رسالہ تصنیفات سے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے ہے۔"

مدراس کے دوسرے نسخہ میں یہ عبارت اس طرح ہے[3]

"الحمد للہ کہ وسیلہ حسنات رسالہ راہ نجات کہ تصنیفات سے جناب قدوۃ المفسرین، امام المحدثین قطب العارفین خلاصۂ علمائے عصر سر دفتر فضلائے دہر منبع فیوضات لم یزلی حضرت کثیر البرکت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ۔"

مطبع معدن فیض مدراس سے راہ نجات کا جو منظوم ترجمہ شائع ہوا ہے اس کو جمال الدین الفت نے نظم کیا ہے اور مصنف کی صراحت اس طرح کی گئی ہے[4]

پہلے اے بھائی کہو حمد خدا — بعد نعت شفیع روز جزا
بھیج اون پر پھر صلوٰۃ شتاب — اور اون کے آل اور اصحاب
ایک ہندی رسالہ نثر تمام — ہے گا راہ نجات جس کا نام
شاہ عبدالعزیز مولانا — جس کو تصنیف کی ہے اے دانا
بندۂ کمترین جمال الدین — خاکپائے ہداۃ راہِ یقین

---

[1] راہ نجات مطبوعہ مطبع اسلامی کلکتہ ص ۵ [2] راہ نجات مطبوعہ انوار عظیم مدراس ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء ص ۹۔۱۰ [3] راہ نجات مطبوعہ مدراس لنحو ص ۱۰۔ [4] راہ نجات منظوم مطبوعہ مطبع معدن فیض مدراس ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظم اس کو کیا مگر آساں حفظ تا ہو عوام پہ آساں

تاریخ نظم اس طرح لکھی ہے[1]

جب کہ الفت نے کر دیا نظم نثر جو تھا رسالہ راہ نجات
نام اس کا مشعر تاریخ بولا بہجت نے "ہادی الخیرات" ۱۲۶۲ھ

راہ نجات کے تین خطی نسخے بصراحت ذیل بھی پائے جاتے ہیں۔

۱۔ نسخہ کتب خانہ سالار جنگ حیدر آباد دکن

کتاب میں یا ترقیمہ میں کہیں یہ صراحت نہیں ہے کہ یہ شاہ عبدالعزیز کی تالیف ہے مگر مرتب فہرست نصیر الدین ہاشمی نے مولف کی حیثیت سے شاہ عبدالعزیز کا نام لکھا ہے۔ ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے۔

"تمام شد نسخہ متبرکہ مسمی راہ نجات بخط نادرست احقر العباد روشن علی متوطن موضع ..."[2]

۲۔ نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

اس نسخہ پر مندرجہ ذیل ترقیمہ ہے۔

"الحمد للہ کہ وسیلہ حسنات رسالہ راہ نجات کہ تصنیف جناب قدوۃ المفسرین امام المحدثین قطب العارفین خلاصہ علمائے عصر اس دفتر فضلائے دہر منبع فیوضات لم یزلی حضرت کثیر البرکت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ ..... بتاریخ بست و ششم ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ از دست شمس الدین علی خاں عرف بخشی جی تحریر یافت۔"[3]

۳۔ نسخہ رضا لائبریری رام پور

"تمام ہوا یہ رسالہ مسمی راہ نجات من تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا شاہ عبدالعزیز مرحوم و مغفور بتاریخ بست و چہارم شہر محرم ۱۲۴۸ ہجری"[4]

کلکتہ اور مدراس کے اہل مطابع نے راہ نجات پر بحیثیت مصنف شاہ عبدالعزیز کا نام لکھا ہے۔ شمالی ہند میں دہلی اور یوپی کے کسی مطبع نے شاہ عبدالعزیز کے نام سے اس کتاب کو نہیں چھاپا ہے۔

شاہ عبدالعزیز یا شاہ رفیع الدین کے حالات جن تذکروں یا کتابوں میں شائع ہوئے ہیں ان میں راہ نجات کا

---

[1] راہ نجات منظوم مطبوعہ مطبع معدن فیض مدراس ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء [2] فہرست مخطوطات اردو کتب خانہ سالار جنگ، از نصیر الدین ہاشمی (حیدر آباد دکن ۱۹۵۷ء) صہ ۹۰، ۹۱ [3] اردو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ جلد دوم از نصیر الدین ہاشمی حیدر آباد دکن ۱۹۶۱ء صہ ۹۵ [4] فہرست مخطوطات اردو رضا لائبریری رام پور صہ ۶۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسی صاحب تذکرہ نے ان حضرات کی تصنیف نہیں بتایا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اہل مطابع نے کتاب کو معتبر ثابت کرنے کے لئے ان حضرات سے اس کتاب کو منسوب کر دیا ہو۔

۳۔ **مولوی حافظ محمد علی پانی پتی** | مختلف مطابع کے مندرجہ ذیل راہ نجات کے وہ ایڈیشن ہیں جن پر بحیثیت مصنّف مولوی حافظ محمد علی پانی پتی مرحوم کا نام طبع ہوا ہے۔

۱۔ مطبع نولکشور کانپور ۱۸۸۹ء نواں ایڈیشن

۲۔ مطبع نولکشور کانپور ۱۹۱۲ء سترہواں ایڈیشن

۳۔ مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۷۸ھ ۱۸۶۱ء

۴۔ مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء

۵۔ مطبع مخزن العلوم غازی پور بعد ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء

۶۔ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۵ھ ۱۸۶۸ء

۷۔ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء

۸۔ مطبع انصاری دہلی سن طباعت ندارد

۹۔ مطبع نامی لکھنؤ ۱۸۹۷ء (منظوم)

راہ نجات کو خواجہ عاشق علی نے ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۵ء میں نظم کیا ہے۔ قطعہ تاریخ میں مصنف رسالہ کا ذکر اس طرح سے کیا ہے [۱]

تھے محمد علی جو اک فاضل ذی کمالات صاحب درجات
کر کے تصنیف مسئلے دین کے نام رکھا انہوں نے راہ نجات
معتبر جانتے ہیں سب اوس کو تھے مصنّف جو مخزن البرکات
پر نہ رہتے تھے فرض واجب یاد اور نہ سنّت نہ نفل نہ مکروہات
وجہ یہ تھی نہ یاد رہنے کی نثر میں تھا بیان صوم وصلاۃ
اس لئے نظم کا خیال ہوا کہ ہو از بر بیان دینیات
ہو چکا جب رسالہ نظم بسبب سال کی فکر میں رہا دن رات
ہاتف غیب نے کہا عاشق اس قدر کیوں ہے فکر تاریخات
مل گیا آپ کو صلہ اس کا پا گئے واہ خوب راہ نجات
۱۳۱۳ھ

مولوی حافظ محمد علی پانی پت کے قدیم باشندے اور نہایت مقدس وصالح بزرگ تھے۔ ان کے علم وفضل اور صلاح وتقویٰ کا اندازہ اس سے لگایئے کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء) نے اپنی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے جن حضرات کے لئے وصیت کی تھی اس میں ان کا نام سر فہرست ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے الفاظ ملاحظہ ہوں [۲]

---

[۱] راہ نجات منظوم مطبوعہ مطبع نامی لکھنؤ ۱۸۹۷ء ص ۵۶ [۲] مجموعہ وصایا اربعہ ص ۱۴۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نماز جنازہ بجماعت کثیر امام صالح مثل حافظ محمد علی یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند۔

نماز جنازہ کثیر جماعت کے ساتھ صالح امام مثلاً حافظ محمد علی یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد پڑھائیں

وضو

مالا بد منہ (فارسی)[1]

بداں کہ فرض در وضو چہار چیز است۔ شستن رو از موئے سر تا زیر ذقن و تا ہر دو گوش و ہر دو دست یا ہر دو آرنج و مسح چہارم حصہ سر و شستن ہر دو پا باہر دو شتالنگ ص ۱۳

راہ نجات (اردو)[2]

فرض وضو میں چار ہیں ایک منہ دھونا ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک۔ دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں سمیت تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا چوتھے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت ص ۵

نواقض وضو

شکنندۂ وضو ہر چیز است کہ از پیش یا پس بر آید و نجاست سائلہ کہ از تمام بدن بر آید ... و خفتن بر پشت یا بر پہلو یا تکیہ زدہ بچیزیکہ اگر کشیدہ شود بیفتد شکنندۂ وضو است ص ۱۵

جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور لہو یا پیپ نکل کے بھی وضو ٹوٹ جاتے اور چیت یا کروٹ لگا کے یا تکیہ دے کے سوئے وضو ٹوٹ جائے ص ۵

بیان غسل

در غسل تمام بدن و آب در دہن و در بینی کردن فرض است و سنت آنست کہ اول دست بشوید و نجاست حقیقی از بدن پاک کند پستر وضو کند۔ سہ بار تمام بدن بشوید۔

غسل کے اندر فرض تین چیز ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔ پر سنّت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور کرے۔ پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہائے۔

بیان تیمم

اگر مصلی بر آب قادر نباشد بسبب دوری آب یک کروہ چہار ہزار قدم یا بسبب خوف حدوث

اگر نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی خلل کرتا ہو۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے

---

[1] مالا بد منہ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی در مطبع نولکشور پریس لکھنؤ ۱۲۸۷ھ

[2] راہ نجات مطبع مصطفائی لکھنؤ ۱۲۷۲ھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیماری ... اور جائز است کہ عوض وضو و غسل نماز پڑھے ۔
تیمم کند ص ۲۳ صفحہ ۶

حج ۔ آخری عنوان ہے ۔

یکے از ارکان اسلام حج است و آں فرض عین است	پانچواں رکن اسلام کا حج ہے جسے حق تعالیٰ خرچ
اگر شرائط وجوب آں یافتہ شود و منکر آں کافر	راہ اور سواری دے اور راہ میں امن ہو حج اوس
است و تارک باوجود شرائط وجوب فاسق،	پر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے کافر ہے
لیکن از بسکہ دریں دیار شرائط کم تر موجود می شود	اور جس پر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا
در عمر یک بار واجب است وقوع آں بار بار	گنہگار ہے حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے
نمی شود، عند الحاجت مسائل آں می تواں آموخت	جب خدا اسباب میسر کرے اوس وقت معلوم کر لے
لہذا مسائل حج دریں رسالہ مختصر ذکر نکردہ شد	اس واسطے باقی مسئلے بیان نہ کئے

اسی طرح دوسرے عنوان مثلاً اذان، فرائض نماز، اوقات نماز، واجبات نماز، سجدہ سہو، سنن نماز، بیان جماعت، مکروہات نماز، نماز مسافر، نماز جمعہ، نماز عیدین، بیان زکوٰۃ، فطرہ اور روزہ وغیرہ بھی مالابدمنہ اور راہ نجات میں پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں ۔

اس تقابلی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ راہ نجات فارسی کتاب مالابدمنہ کا تلخیصی ترجمہ ہے اور اس کی اساس پر راہ نجات مرتب ہوئی ہے ۔

یہ بات شاہ رفیع الدین یا شاہ عبدالعزیز کے مرتبہ سے فروتر ہے ۔ کہ وہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی متداول کتاب مالابدمنہ کا تلخیصی ترجمہ کر کے راہ نجات مرتب کریں ۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے والد شاہ ولی اللہ کے شاگرد ہیں ۔ لہذا زیادہ قرین قیاس یہ بات ہے کہ جن لوگوں نے راہ نجات کا مؤلف مولوی حافظ محمد علی پانی پتی کو بتایا ہے ان ہی کی بات معتبر ہے ۔

اب ہم راہ نجات کا تعارف اور حاصل مطالعہ پیش کرتے ہیں ۔

راہ نجات کا آغاز اس طرح ہوتا ہے[1]

”اے عزیزو! سمجھو اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہو خدا کے دوستوں میں داخل ہو ۔ دنیا میں بھی اوس پر رحمت ہو اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پاوے اور بغیر

---

[1] راہ نجات مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۷۲ھ ص۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمان ہوئے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی اس واسطے ہے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد کو اور سب گھر کے آدمیوں کو سکھاوے تو مرنے کے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہیں تو بہت عذاب دیکھے گا۔ یہ بھی اور اُس کے گھر والے بھی، اب سنو تم دل سے مسئلے دین کے کہ پکی پکی کتابوں معتبر سے نکال کر بیان کرتا ہوں۔"

کتاب کا اختتام اس طرح ہوا ہے[1]

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ ہو۔ انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کر کے سب سے برا آپ کو جانے اور کسی کو برا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش نہ کرے پس بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جاتے ملائمت سے اوسے نصیحت کر دے لیکن فضیحت نہ کرے اور رسوا نہ کرے حق تعالیٰ نیک عمل کی توفیق دے۔"

ایک اقتباس بطور نمونہ ملاحظہ ہو[2]

"اول پیغمبر حضرت آدم ہیں باپ سب آدمیوں کے۔ اون کے پیچھے اولاد سے اون کی او بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی اون کی خدا کو معلوم ہے۔ آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اسی واسطے حضرت سب پیغمبروں کے سردار ہیں، پیدا ہوئے ہیں مکہ شریف میں، جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی۔ اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ برس مکہ شریف میں اور رہے وہاں معراج ہوئی۔ حضرت جبرئیل براق لے کر آئے۔ حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصٰی میں لے گئے۔ عرش و کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت و دوزخ کی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا کی طرف سے پائیں اور پانچوں وقت کی نماز بھی وہاں فرض ہوئی۔ پھر جب حضرت ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک میں آئے۔ دس برس وہاں رہے جب ترسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی۔ چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہاں بنی۔ چار کرسی حضرت کی یہ ہیں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔"

زبان و بیان | مضاف، مضاف الیہ سے پہلے استعمال کیا گیا ہے مثلاً

مسئلے دین کے صہ ۲ — روزے رمضان کے صہ ۲ — بندے خدا کے صہ ۳ — گنتی اون کی صہ ۳

---

[1] راہ نجات۔ مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۶۲ھ صہ ۲۳ [2] راہ نجات صہ ۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتابیں خدا کی صد۳ ـــ حکم خدا کے صد۳ ـــ باپ سب آدمیوں کے صد۳ ـــ رسول خدا کے صد۴

کہیں کہیں عربی زبان کے تتبع میں فعل پہلے پھر فاعل استعمال کیا ہے مثلاً

سمجھو تم اس بات کو صد۲ ـــ سنو تم پہلے کلمہ کے معنی صد۲ ـــ پیدا ہوئے مکہ شریف میں صد۳

چند الفاظ کا استعمال | دوستدار ۔ دوستدار اون کا بہشتی اور دشمن اون کا دوزخی ہے صد۴

سمیت ۔ تین کلی کریں مسواک سمیت صد۵ ـــ دوگانہ ۔ دوگانہ نفل پڑھے ثواب بہت پاوے صد۵

تلک ۔ جب تلک لہو نکلے صد۶ ـــ جھڑ ۔ جھڑ ہو یا اندھیری رات صد۷ ـــ پھر کے (پھر سے) واجب ہے کہ پھر کے اوس نماز کو پڑھے صد۷، ۸ ـــ بنگا ۔ پاؤں آگے کر کے صف کو بنگا نہ کریں صد۱۰

بانوال ۔ بانوال پانوں بچھا کے اوس پر بیٹھیں صد۱۲ ـــ سلف، لاچاری ۔ جو کوئی کاروبار، سود سے سلف کو نہ ہو ۔ لاچاری کو دن میں باہر جایا کرے صد۱۷ ـــ باسن ۔ لال تاگے یا سن پر باندھ کے مردوں کو فاتحہ دینی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہے صد۱۸ ـــ تغاری ۔ توا، تغاری، پکانے کے برتن اون میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے صد۱۹

برس دن ۔ برس دن اوس پر گذرے ۔ چالیسواں حصہ فرض جان کے خدا کی راہ میں دے صد۱۹

رلی ملی ۔ اونٹ، گائیں بکریاں زیادہ رلی ملی ہوں صد۱۹

پڑیا، پڑوا ۔ پڑیا یا پڑوا برس دن سے زیادہ کی دو برس سے کم کی دیوے صد۱۹ ـــ پیسہ (رقم) زکوٰۃ کا پیسہ سیدوں کو نہ دے صد۲۰ ـــ محتاجگی ۔ سوال کرنا بغیر نہایت محتاجگی کے حرام ہے ۔ صد۲۰

پیچھے (بعد کو) پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی صد۲۱ ـــ چنگا ۔ جو بیمار چنگا ہو کے مرا صد۲۲

چند مصادر کا استعمال | نماز کرنا ۔ کہو تم اپنی اولاد کو نماز کریں جب سات برس کے ہوں ۔ صد۵، ۷

ناک جھاڑنا ۔ بائیں (ہاتھ) سے ناک جھاڑیں صد۵ ـــ نماز جانا ۔ نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے صد۸

سلام دینا ۔ سجدہ سہو کا کرے سلام دے صد۹ ـــ خو پکڑنا ۔ فاسق وہ ہے کہ گناہ کبیرہ جس نے کیا یا صغیرہ پر خو پکڑے صد۱ ـــ چگنا ۔ آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چگا کریں صد۱۹ ـــ پہرنا (پہننا) کرتہ یا پاجامہ پہر کے ہند اوس کے نہ باندھے ۔ صد۱۴، ۱۸، ۲۰ ـــ روزہ رکھنا ۔ عورت حیض نفاس والی روزہ کھا وے صد۲۲

بے نافیہ بطور سابقہ | بے ایمان ۔ مرد بے ایمان تھا صد۴ ـــ بے وسواس ۔ بے وسواس نماز قرآن پڑھا کرے صد۶ ـــ بے خطرہ ۔ بے خطرہ نماز پڑھا کرے ـــ بے عیب ۔ قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے ـــ بے قصد ۔ کلی کرتے ہوئے بے قصد حلق میں پانی اتر گیا ۔

بے اجازت ۔ کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا (گناہ ہے) صد۲۳

© rasailojaraid.com